قیامت کی علامات

01-October-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاءَۃً کَتَبَ اللہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ

یعنی جس نے مجھ پر سو(100)مرتبہ دُرودِپاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(مجمع الزوائد،کتاب الادعیة،باب الصلاۃ علی النبی...الخ، ۲۵۳/۱۰، حدیث:۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه“ مسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

☆نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! **قیامت پر ایمان** رکھنا بہت ضروری ہے،کیونکہ یہ عقیدہ مسلمان کے **بنیادی عقائد** اور **ضروریاتِ دِین** سے ہے۔ضروریاتِ دِین اسلام کے وہ اَحکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ پاک کی وَحدانیّت (یعنی اُس کا ایک ہونا)،انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ

1...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

وَالسَّلَام کی نُبُوَّت، نَماز، روزے، حج، جنت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب و کتاب وغیرہ۔ اِن پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

قرآنِ کریم میں قِیامت کو مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے، قیامت کے تقریباً 100 سے زائد نام ہیں، آیئے! اِن میں سے چند نام سُنتے ہیں:

❁......یَوْمِ قَضَاء فیصلے کا دن۔ ❁......یَوْمِ وَزْن نامۂ اَعمال تولنے کا دن۔ ❁......یَوْمِ مَشْهُوْد حاضری کا دن۔ ❁......یَوْمِ خِزْی بعض لوگوں کے لئے ذِلّت کا دن۔ ❁......یَوْمِ مُحَاسَبَة حساب کا دن ❁......یَوْمِ حَسْرَت پچھتاوے کا دن۔ ❁......یَوْمِ عَقِیْم سخت دن۔ ❁......یَوْمِ حَشْر جمع ہونے کا دن ❁......یَوْمِ فَزَع گھبراہٹ کا دن۔ ❁......یَوْمِ بَعْث قبروں سے دوبارہ اُٹھنے کا دن۔ ❁......یَوْمِ فَتْح نامۂ اَعمال کھلنے کا دن۔ ❁......یَوْمِ مِیْعَاد وعدے کا دن۔ ❁......یَوْمِ صَیْحَة زلزلے کا دن (چنگھاڑ کا دن)۔ ❁......یَوْمِ زَجْر جھڑک کا دن۔ ❁......یَوْمِ حِسَاب حساب کا دن۔ ❁......یَوْمِ تَلَاق ملاقات کا دن۔ ❁......یَوْمِ تَنَاد پکار کا دن۔ ❁......یَوْم جَمْع جمع ہونے کا دن۔ ❁......یَوْمِ تَغَابُن ہار کا دن۔ ❁......یَوْمِ فَصْل فیصلے یا جدائی و امتیاز کا دن۔ وغیرہ

قیامت کب آئے گی؟

قیامت کب آئے گی؟ اِس کا حقیقی عِلْم تو اللہ پاک اور اللہ پاک کی عطا سے اُس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، اِن علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم **قِیامت کی علامات** کے بارے میں سُنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی

اچھی نیتوں کے ساتھ مکمل سُننا نصیب ہوجائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سُنتے ہیں، چنانچہ

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفے میں

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سفید لباس اور نہایت کالے بالوں والا ایک شخص آیا، اُس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اُسے پہچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مِلا کر اپنے ہاتھ زانو پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں، تُو نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، رَمضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اِس پر تَعَجُّب ہوا کہ خود ہی سُوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے؟ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں، آخرت اور تقدیر کے اچھے وبُرے ہونے پر ایمان لائے۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اُس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتایئے؟ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اِس طرح کرے گویا تُو اُسے دیکھ رہا

ہے، اگر تُو اُسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر اُس نے عرض کی: **مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟** فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: **قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔** فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو پیدا کرے گی۔ تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، مُفلس اور بکریاں چَرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، (حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں:) میں کچھ دیر رُکا رہا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دِین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان ... الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اِس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والی چند باتیں سُنتے ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق یعنی فرشتہ ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے بھی سردار ہیں۔ مسلم شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵)

معلوم ہوا! حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نور سے پیدا کئے گئے ہیں، نور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بَشَر (آدمی) بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اِس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اُنہیں نہ پہچان سکے، اِس سے معلوم ہوا! جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بشر بن کر دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نور ہونے کے باوجود بشر بن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرت جابِر بن عبدُ اللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**" (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصنّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث: ۱۸)

عقیدہ: بے شک سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات نورٌ علیٰ نور ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَشَری صورت بھی عنایت ہوئی، جیسا کہ

پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 110 میں اِرشادِ پاک ہے:

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

ترجَمۂ کنز العرفان: تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بَشَر ہوں

یاد رہے! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَشَرِیَّتِ مبارکہ کا اِنکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۳۵۸ ملخصاً)

وضاحت: نبیِّ بے مثال، سیدہ آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری اور آپ کی طرح کے

بَشَر نہیں بلکہ **اَفْضَلُ الْبَشَر** ہیں۔بَشَرِیَّت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَشَرِیَّت کو نوازا، خود اِرشاد فرماتے ہیں: اَیُّکُمْ مِثْلِی تم میں سے کون میری مثل ہے؟۔(بخاری،کتاب الصوم،باب التنکیل لمن اکثرالوصال، ۱/۶۴۶،حدیث:۱۹۶۵)

نورِ مُصطفٰے کی شان: حدیثِ نور کے تحت شرح زُرقانی میں لکھا ہے: یہ جو اِرشاد فرمایا: **تیرے نبی** (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔** یہ نورِ نبی کی عظمت اور اُس کے انوکھا ہونے کا اِظہار ہے۔

(شرح زرقانی،المقصد الاول، ۱/۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

با ادب بانصیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسری بات جو اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جب بارگاہِ مصطفٰے میں حاضر ہوئے تو دوزانو ہوکر ہاتھ ران پر رکھ کر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اِس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ جب کسی بڑے کی بارگاہ میں جائیں، چاہے وہ اُستاد (Teachers)، عالِمِ دین، مفتی، پیر و مرشِد یا والد صاحب ہوں تو ہمیں بھی ادب و تعظیم کے ساتھ بیٹھنا چاہیے، افسوس! آج کی نئی نسل اِس طرح کے آداب سے بہت دور ہوتی جارہی ہے، بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے؟، بڑوں کے سامنے اُٹھنے بیٹھنے میں کن آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے؟، کون سی بات بڑوں کے سامنے خلافِ ادب ہے؟، وغیرہ باتوں سے آج کی نئی نسل ہی کیا بڑے بھی دُور دکھائی دیتے ہیں۔والِدین کو چاہیے کہ اولاد کو بچپن ہی سے **بڑوں کا ادب واحترام** کرنا سکھائیں۔

یاد رہے! والِدین پر اولاد کے جو **حقوق** ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت

کریں، اُنہیں اسلامی اخلاق و آداب سکھائیں۔ اِس کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "اَولاد کے حقوق" کا مطالعہ کیجیے۔ تربیتِ اولاد کا فریضہ بہترین طریقے سے انجام دینے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 188 صفحات پر مشتمل کتاب "تربیتِ اولاد" کا اوّل تا آخر مُطالعہ کرنا بھی بہت مفید رہے گا ۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولاد کو با ادب و بانصیب بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور اہم بات جو اِس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قیامت کے آنے کے بارے میں سُوال کیا۔ حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں حضرت جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے امتحان یا اِظہارِ عجز (عاجزی کو ظاہر کرنے) کے لیے تو سُوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِیامت کا عِلْم تو ہے مگر اِس کا اِظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے! حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتا دیا، مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا: جمعہ کو ہوگی، دسویں تاریخ مُحَرَّم کے مہینے میں ہوگی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶) جیسا کہ حدیث میں ہے: قیامت یومِ عاشوراء یعنی مُحَرَّم کے مہینے کی دس (10) تاریخ کو ہوگی۔

(فضائل الاوقات، باب تخصیص یوم عاشوراء بالذکر، ص ۱۱۹، حدیث: ۲۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی نشانیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پانچویں بات جو اِس حدیث سے معلوم ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ قیامت تو آئے گی ہی، مگر اُس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں بھی ہیں جو اِس بات کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔ اِس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی 2 نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو پیدا کرے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم والے، مُفلس اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ قِیامت کی اِن 2 نشانیوں کے بارے میں مزید وضاحت بھی بتائی جائے گی۔ اِن علامات کے علاوہ بھی احادیثِ مبارَکہ میں قیامت کی کئی اور نشانیاں بھی بیان ہوئی ہیں۔ "**بہارِ شریعت**" میں احادیثِ مبارَکہ کی روشنی میں قیامت کی کئی نشانیاں لکھی ہوئی ہیں، آیئے! اِن میں سے کچھ کے بارے میں سُنتے ہیں:

☆ عِلْم اُٹھ جائے گا (یعنی عُلَما اُٹھا لیے جائیں گے)۔ ☆ جب کوئی عالِم نہ رہے گا تو لوگ (بامر مجبوری) جاہلوں کو مُقْتَدا (رہنما) بنالیں گے۔ ☆ پھر اُن سے دینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر عِلْم فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہو جائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔[1] ☆ جہالت کی کثرت ہو گی۔ ☆ بدکاری اور شراب خوری عام ہو گی۔ ☆ مَرد کم ہوں گے اور عورَتیں زیادہ، یہاں تک کہ

---

[1] ...بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۱۰۰

ایک مَرد کی سَرپرستی (نگرانی) میں پچاس (50) عورَتیں ہوں گی۔[1] ☆مال کی کثرت ہوگی۔[2] ☆ دین پر قائم رہنا اِتنا دُشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں اَنگارا لینا۔[3] ☆وَقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح، مہینا ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔[4] ☆زکوٰۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہوگا کہ اُسے) تاوان سمجھیں گے۔[5] ☆ عِلمِ دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں۔ ☆مَرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہوگا۔ ☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ ☆اپنے اَحباب (دوستوں) سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔ ☆مسجد میں لوگ چِلاّئیں گے۔ ☆ گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ ☆اَگلوں (پچھلے وقتوں کے لوگوں) پر لوگ لعنت کریں گے، اُن کو بُرا کہیں گے۔[6] ☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلّات میں فخر کریں گے۔[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سُنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہوچکی ہیں جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہونا باقی ہیں۔

---

1 ...بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

2 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقة...الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

3 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۳، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

4 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن...الخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

5 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء في علامة...الخ، ۴/۸۹، حدیث: ۲۲۱۷

6 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة...الخ، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۸

7 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان...الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

(1)چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہوچکی ہے، اُسے قرآنِ پاک میں بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سُورۃُ القَمَر کی پہلی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزُالعرفان: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ (پ۲۷،القمر:۱)

تفسیر صراط الجنان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوگئی کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزہ سے چاند 2 ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا 2 ٹکڑے ہونا جس کا اِس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن معجزات میں سے ہے۔

(تفسیرخازن،القمر،تحت الآیۃ:۱، ۲۱۶/۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اُس کے 2 ٹکڑے فرما دیئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قِیامت کی ایک نشانی یہ بھی سُنی تھی کہ لونڈی مالک کو پیدا کرے گی۔ عُلَمائے کرام نے اِس فرمانِ مصطفےٰ کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں

(ملازمہ / خادمہ) جیسا سُلوک کریں گے ،ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے،ماں کی نافرمانی و حق تلفی کریں (حق ماریں) گے ،ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔ (مقالاتِ شارحِ بخاری، باب اول ۱/ ۱۵۶ ملخصًا)

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(لونڈی مالک کو پیدا کرے گی)** یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سُلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جَنے (پیدا کرے) گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶)

معاشرے کی حالتِ زار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے آس پاس نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والِدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے۔ماں کے سامنے زبان درازی کرتی نظر آتی ہے۔ بعض نادان تو مَعَاذَ اللہ ماں کو گالیاں دیتے اور مارتے پیٹتے بھی ہیں، جیسا کہ آئے روز اخبارات وغیرہ میں خبریں آتی ہیں، حالانکہ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو گھر میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونقوں کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لہٰذا ماں کی خدمت کیجئے!،ماں کو راضی کیجئے!،ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچایئے!،ماں کو کبھی دُکھی مَت کیجئے!،ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے!،ماں سے کبھی اُونچی آواز میں بات مت کیجئے!،ماں کی قدر کیجئے!، اگر ماں یا باپ یا اُن میں سے ایک بھی ناراض ہو جائے تو فوراً راضی کیجئے!۔ **یاد رکھئے!** ماں جیسی بھی ہو، ماں ماں ہوتی ہے۔

ماں کے حقوق سے آزاد ہو جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راستے میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ (6) میل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقوق سے فارغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں درد کے جس قدر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں، شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۹۲/۱، حدیث: ۲۵۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے ہمیں یہ دَرس مل رہا ہے کہ والِدین بالخصوص ماں کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کیا جائے اور ہمیشہ ماں کی فرمانبرداری بھی کی جائے۔ لیکن یاد رہے! گناہ کے کاموں میں والِدَین کی بھی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی، مثلاً اگر وہ نماز پڑھنے سے منع کریں، داڑھی صاف کروانے کا کہیں تو اِن باتوں میں **والِدَین کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔** کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: **لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِیَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ** یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت و فرمانبرداری جائز نہیں، اِطاعت و فرمانبرداری تو صِرف نیک کاموں میں ہے۔ (بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد...الخ، ۴۹۲/۴، حدیث: ۷۲۵۷)

گناہ کے علاوہ ہر کام میں اُن کی اِطاعت و فرمانبرداری کی جائے گی۔ منقول ہے: ایک شخص نے عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ** یعنی وہی تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔

(ابنِ ماجه،کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۱۸۶/۴ ،رقم: ۳٦٦۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور یقیناً سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صحبت** اِختیار کریں، جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام اور اُن کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔ اِس فتنوں بھرے دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے **اِصلاحِ اُمّت کے جذبے** سے سرشار **نیکی کی دعوت** سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں اِنقلاب آیا کہ جو اپنے والِدَین کے لیے تکلیف کا سبب بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے سکون کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہوگی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی نیندیں برباد ہوئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوتی ہو گی۔

آیئے! ہم نیک بننے کا عظیم نُسخہ یعنی **مدنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں، **قافلوں کے مسافر** بن جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی مذاکرے** دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوستوں اور رشتے داروں کو بھی ترغیب دلائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے اُن کے **دل کی دعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ "**علاقائی دورے**" کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہم ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لے کر اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنائیں۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔اِجتماع میں مانگی جانے والی دعائیں ضرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ اجتماع میں تلاوتِ قرآن، نعتِ رسول، سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان، ذِکْرُ اللہ، رِقّت انگیز دعا اور صلوٰۃ وسلام ہوتا ہے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے۔حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وقت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔(حلیة الاولیاء،سفیان بن عیینه،۷/۳۳۵،رقم:۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکِروں پر رَحمتیں اُترتی ہیں تو جہاں اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خیر ہوگا وہاں رَحمتیں کیوں نہ اُتریں گی اور جہاں چَھما چَھم رَحمتیں بَرَس رہی ہوں وہاں دعائیں کیوں قَبول نہ ہوں گی۔

آیئے! ترغیب کے لیے ہفتہ وار اِجتماع میں حاضری کا ایک واقعہ سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضر ہونے کی نِیّت کیجئے، چنانچہ

گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا

پاکستان کے ایک اِسلامی بھائی بے فکری اور بے باک طبیعت کے مالِک تھے، گناہوں اور غفلتوں کی وادیوں میں گُم تھے۔ ٹُفن بجا کر بچوں والے گیت گانے اور نقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھے۔شادی و دیگر تقریبات میں مزاحیہ چُٹکُلے اور فلمی غزلیں سُنانا، گانے گانا، ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا اُن کا پسندیدہ کام تھا، اِسکول کے زمانے میں ایک باعمامہ

اسلامی بھائی اکثر اُن کے بڑے بھائی سے ملنے آیا کرتے تھے۔ایک دن بڑے بھائی نے اسلامی بھائی سے اُن کا تعارف کروایا تو اسلامی بھائی نے اُنہیں دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی۔اسلامی بھائی کی دعوت پر وہ سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، اُنہیں بہت اچھا لگا، لہٰذا اُنہوں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماع میں شرکت کی برکت سے اُنہوں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی کے ساتھ مُخَالَفَت کی، حتّٰی کہ بسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔دَرْس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوا دیں، داڑھی ابھی نکلی نہیں تھی مگر سجانے کی نِیَّت کر لی تھی۔اِن تمام آزمائشوں کے باوجود مَدَنی ماحول کی کَشِش اُنہیں دعوتِ اسلامی کے قریب سے قریب تر کرتی چلی گئی۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! آہستہ آہستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نمازیں قضا کرنا!

اے عاشقانِ رسول! ہم **قیامت کی علامات** کے بارے میں سُن رہے تھے۔پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ **نمازیں قضا کریں گے**۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ...الخ، ص۵۹۷)

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔**افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دن نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں۔ایک

بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کر دیتی ہے اور اُنہیں اِس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے اور اگر کوئی نمازوں کی ترغیب دلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شروع کروں گا یا رَمَضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا۔"یوں گویا کسی قِسم کی شرم و جھجک کے بغیر بڑی بہادری کے ساتھ **مَعَاذَ اللہ** اِس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں چھوڑنے کا یہ کبیرہ گناہ میں جمعہ کے دن تک یا رَمَضانُ المبارَک تک مسلسل جاری رکھوں گا۔یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دل میں اللہ پاک کا خوف اور عبادت کا ذوق و شوق ہوتا ہے،وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

یادرکھئے!جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶،مریم:۵۹)

ترجمۂ کنزالعرفان:تو اُن کے بعد وہ نالائق لوگ اُن کی جگہ آئے جنھوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مبارَکہ میں "**غَیّ**" کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد دوزخ کی ایک وادی ہے، چنانچہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **"غَیّ"** جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اُس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدَستُور (یعنی پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے (اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:) ﴿**كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا** ﴿۹۷﴾﴾ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷) (ترجمۂ کنزالعرفان: جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم اُن کے لئے اور بھڑکادیں گے۔) یہ کُنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے ۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ سوم) جبکہ حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سُوْرَۃُ الْمَاعُون کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، **پابندی سے نہ پڑھنا**، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، سُستی، بے پرواہی سے پڑھنا۔ (نورُالعرفان ص ۹۵۸ ملتقطاً)

نماز کی برکات

اے عاشقانِ رسول! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ ہم نے سُنا کہ **نمازیں قضا کرنا** بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آیئے! ہاتھوں ہاتھ نِیّت کیجئے اور زور سے اِظہار کیجئے کہ آج کے بعد میری کوئی **نماز قضا نہیں ہوگی**۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں، حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: قُربِ قِیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں: (1) لوگ رشتے داروں سے تعلق توڑیں گے۔ (2) گناہوں کی کثرت ہوگی۔ (3) قرآنِ کریم کو (سونے چاندی سے) آراستہ کیا جائے گا۔ (4) مَرد عورتوں کی اور (5) عورَتیں مَردوں کی مُشابہت (مطابقت) اختیار کریں گی۔ (6) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوستوں سے بھلائی کرے گا۔ (7) گانے والیوں اور (8) آلاتِ موسیقی کا رواج عام ہوجائے گا۔ اُس وقت لوگوں کو لال آندھی، زمین میں دَھنس جانے اور شکلیں تبدیل ہونے سے ڈرنا چاہئے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۴۱۰، رقم ۴۴۴۸ ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! اِن میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے۔ رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینا قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا گیا ہے۔ آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینے کی صورت اختیار کرلیتے اور خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔

گناہوں کی کثرت کو بھی قیامت کی نشانیوں میں سے بیان کیا گیا ہے۔ آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر ہوں یا گاؤں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہوگیا ہے۔ **قرآنِ پاک کو آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی

نشانیوں میں سے بیان ہوا ہے۔ آج قرآنِ پاک کے غلاف کو، اُس کے رحل کو، اُس کی بائینڈنگ (یعنی اُوپری جِلد) اور صفحات کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والے کم ہوتے جارہے ہیں۔ آج قرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اُس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اُس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔

مَردوں کا عورَتوں اور عورَتوں کا مَردوں کی مُشابہَت کرنا بھی قیامت کی نشانی ہے۔ غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورَتیں مَردوں کی اور مَرد عورَتوں کی نقل نہیں اُتار رہے۔ آج مَردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورَتوں کی طرح لمبے بال رکھنے، عورَتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے، سر پر ہئیر بینڈ (Hair Band) لگانے، ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگنے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسے بھی قیامت کی نشانیوں میں سے شمار کیا ہے اور اِس سے منع بھی فرمایا ہے۔

اِسی طرح قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ **آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوستوں سے بھلائی کرے گا**، اِس کے نظارے بھی ہر طرف عام ہیں۔ بعض لوگوں کا رَوَیّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنے دوستوں کے آگے بچھے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اپنے سگے والد سے اچھا سُلوک کرنے کی توفیق نہیں ملتی، مگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے دن پارٹیاں اور دعوتیں چل رہی ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اپنے والد کی اتنی نہیں مانتے جتنی اپنے دوستوں کی مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جب والد اپنی اولاد کے دوستوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہی میرے بیٹے کو سمجھائیں!، آپ ہی میرے بیٹے کو بتائیں!، میری تو وہ سُنتا نہیں ہے۔ وغیرہ

اِسی طرح قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہوگی**۔ اِس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب مسلمانوں کو بہائے لے جارہا ہے۔ پہلے تو سنیما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں **مَعَاذَ اللّٰہ** گانے، فلمیں اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھر مار ہے۔ موبائلز، کمپیوٹرز، ٹی وی، بازاروں، ہوٹلوں، کھلونوں، بچوں کے جوتوں، گھروں، شادی ہالوں، کارخانوں، عوامی مقامات، اسکولز، کالجز، بسوں، کاروں، جہازوں، ٹرینوں! اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اب تو **مَعَاذَ اللّٰہ** نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسجدوں میں موبائلز سے گانے اور میوزک کی آوازیں گونجنے لگتی ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

قیامت کی تیاری کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ قیامت ایک نہ ایک دن ضرور آئے گی۔ آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچا سکے۔

حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: جو دنیا میں رہ کر قیامت کے بارے میں زیادہ غور و فکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زیادہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر 2 خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے محفوظ رہے گا۔ خوف سے

مُراد عورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سُنتے وقت دل نرم ہو جائے، پھر تم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس حالت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شخص جس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اُس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ کریم کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت...الخ، ۵/۲۸۶۔۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس دارالافتاء اَہلسنت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اندر بھی خوفِ خدا پیدا ہو جائے، ہمیں خوفِ خدا پر استقامت نصیب ہو جائے، خوفِ خدا سے رونے کی توفیق مل جائے، اللہ پاک کی نافرمانی سے جان چھوٹ جائے اور عبادت میں دل لگ جائے تو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائے اور دینِ متین کی خدمت میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی اِس وقت دنیا بھر میں 108 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک **"دارُالاِفتا اَہلسنت"** بھی ہے۔ سب سے پہلا دارالافتاء اہلسنت 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُالاِیمان، بابری چوک کراچی میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مختلف علاقوں اور پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی **"دارالافتا اَہلسنت"** قائم ہو چکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمّتِ مُسلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔ اِس کے علاوہ **"دارالافتا اَہلسنت"** کے مفتیانِ کرام ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے

جانے والے مسائل کا حل بتاتے ہیں۔انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ مَدَنی چینل کے سلسلوں میں **"دارالافتاءاَہلسنت"** کے نام سے ایک مقبولِ عام اورنہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عِلْمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی(I.T)کے تعاون سے **"دارالافتا اہلسنت"** موبائل ایپلیکیشن(Application)بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔یادرکھئے!پاکستانی وقت کے مطابق صبح **10:00** بجے سے شام **4:00** بجے تک دارُالافتا اہلسنت سے رابِطہ کیا جا سکتا ہے۔دوپہر ایک سے 2بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جمعہ چھٹی ہوتی ہے۔اللہ کریم **"دارالافتااہلسنت"** کو مزید ترقّیاں عطافرمائے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مبارَک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔17 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۸ ھ ہجری اُمِّ عطار یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کا یوم ہے۔تو آیئے!اِسی مناسبت سے اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کا ذِکرِ خیر

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ ایک نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی طریقے پر تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بار بتایا:اَلْحَمْدُلِلّٰہ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے

کا اِس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اِس طرح تلقین وتربیت کی برکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چھوٹی ہو۔

امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو میٹھادر (کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، بہن نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کلِمہ طَیِّبَہ اور استغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی روشن ہو گیا تھا۔ جس حصّہ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اُس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا، اُس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وقت چند گلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تروتازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیے اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بھی عرسِ پاک ہے۔ آیئے! اِس مناسبت سے آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں، چنانچہ

ولادت و سِلسلۂ نسب

حُضور سید داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت کم و بیش 400 سنہ ہجری میں غزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہَجْوِیر آگیا، اِسی نسبت سے آپ ہَجْوِیری

کہلاتے ہیں۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/۹۱ ملخصًا) آپ کا نام "علی" والد کا نام "عثمان" ہے۔ آپ کا سلسلہ نَسب چھ (6) واسطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصطفٰے، حضرت امامِ حَسَنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جاملتا ہے۔(بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲ ملتقطاً) آپ کی کُنیَت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/۹۱) مَشہور و مَعروف لَقَب "گنج بخش" اور "داتا صاحب" ہے۔

آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا وصالِ پُرملال 20صفر المظفر ۴۶۵ ھ کو مرکزُ الاولیا لاہور (پاکستان) کی سر زمین پر ہوا اور یہیں پر آپ کا مزار شریف واقع ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" کا مُطالَعہ کیجئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! خوش نصیب عاشقانِ رسول ماہِ صفر میں حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عُرس مبارک کے موقع پر اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کو ثواب پہنچانے کے لئے قافلوں میں سفر کی سعادت پاتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے، داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کو ثواب پہنچانے کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمامے کی سنتیں و آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! عمامہ باندھنے کی سنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ

مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں:(1)ارشاد فرمایا:عمامے کے ساتھ 2 رکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔(مسندالفردوس، ۲/۲۶۵ حدیث:۳۲۳۳)(2)عمامے عرب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔(کَنْزُالْعُمّال، ۱۵/۱۳۳،رقم:۴۱۱۳۸)☆"بہارِ شریعت"میں ہے:عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا(یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھااور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا)وہ ایسے مَرَض میں مُبتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔

﴿اعلان:﴾

عمامے کی بقیہ سنتیں وآداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے،لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا:جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات)اِس دُرود شریف کو پابندی

سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (1)

﴿5﴾ قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔** (3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 1 اکتوبر 2020ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

عمامے کی بقیہ سُنّتیں و آداب

☆عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ☆ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۲) (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لے کر کہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ☆عمامہ قبلہ کی طرف کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس، ص۳۸) ☆عمامے میں سنت

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ 6 گز سے زیادہ اوراس کی بندِش **گُنبد نُما** ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶)☆طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بہت مفید ہے۔☆عمامہ شریف سے دماغ کو قوت ملتی اور حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔☆عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اُثرات کم ہوتے ہیں۔☆عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مَثَلاً سردی گرمی وغیرہ سے تَحَفُّظ فراہم کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆عافیت ورَحمت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"عافیت و رحمت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَعْجِیلَ عَافِیَتِكَ،وَصَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِكَ،اَوْخُرُوجًا مِنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِكَ

(مستدرک،کتاب الدعاء...الخ،الدعاء الجامع الکامل، ۲/۲۰۷،حدیث:۱۹۶۰)

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے جلد عافیت اور بلاؤں پر صبر اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سُوال کرتا ہوں۔(فضائل دعا، ص۲۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غورو فکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غور وفکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غور وفکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور وفکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور وفکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور وفکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 56 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک

ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 مَدَنی کام میں سے کم از کم ایک مَدَنی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟

(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) بعدِ فجر مَدَنی حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللّٰہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب و احترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 مَدَنی انعامات

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق و چاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے مَدَنی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 مَدَنی انعامات

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امامِ مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 مَدَنی انعام

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 مَدَنی انعامات

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12مَدَنی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِاَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ غوروفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد